International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:02, Issue: 01,Jan-June 2022
PP: 30-46

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

امت مسلمہ کے فرقہ وارانہ مسائل کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں

The solution to the sectarian problems of the Muslim Ummah in the light of Sira-e-Taiba

Dr Sada Hussain Alvi
Theology Teacher Elementary and Secondary Education Department KPK

Muhammad Ishfaq
Elementary and Secondary Education Department KPK

Abstract

The Muslim nation (Ummah) has also been named Ummat-e-Wusta in Holy Quran. It carries the message of moderation, serenity and unity among humans. This Ummah can seek proper guidance in the seerah of Holy Prophet (PBUH) regarding their individual and collective problems. The whole life of Holy Prophet (PBUH) is a beacon of light for the Ummah. So, first of all we should find the major problems confronting the Ummah then we will try to understand the solution of these problems with the help of Prophet's (PBUH) life. Muslim Ummah has dispersed on basis of language, creed and jurisprudence. Such sectarian differences have led this Ummah to severe controversies and proxy wars among different countries. Ethnic differences have also affected a large part of the Muslim world. Hate-based lectures, biased speeches and writing have set this Ummah in hand to hand fight. The syllabus of academic institution is deprived of subjects of Seerah of Prophet (PBUH). On the other hand, there are many things in syllabus that lead to sectarianism and improve racism. Another important issue is the aggressive and ignorant so-called religious leadership that leads the masses.In short, there is the proper guidance in the seerah of Holy Prophet (PBUH)

CC BY

regarding solution of the creed and jurisprudent differences, linguistics and ethical variances, hate and love, the principles of training, leadership and especially religious leadership, education and mutual social relationship. All of this is in the guidance of the Prophet's (PBUH) life.

***Key Words**: Ummah, sectarianism, hatred, leadership, Syllabus, Muslim world*

تمہید:

آج زبان کی بنیاد پر مسلمان عرب و عجم میں تقسیم ہیں اور اس تقسیم کے نتیجے میں بہت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ عرب خود کو بڑا اور عجم اپنے خیال میں بڑے بنے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى ، أَبَلَّغْتُ ؟ قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ“1

”لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، آگاہ ہو جاؤ! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ ، کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: ”حاضر لوگ یہ باتیں غائب لوگوں تک پہنچا دیں۔

اس خطبے میں آپ ﷺ نے ہر قسم کے لسانی تعصب کی نفی فرما دی کہ کوئی بھی زبان کی بنیاد پر برتری کا دعوی نہیں کر سکتا بلکہ برتری کا معیار فقط اور فقط تقوی ہے۔ اس سیرت پر عمل سے ہم زبان کی بنیاد پر کم تر و برتر سمجھنے والوں کی تقسیم سے بچ سکتے ہیں جو معاشرے میں فرقہ واریت کا باعث بن رہے ہیں۔

نفرت انگیز مواد

امت مسلمہ کو فرقہ واریت کی دلدل میں دھکیلنے کے لیے نفرت انگیز لٹریچر نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اس کی ترسیل کے مختلف ذرائع ہیں۔ نفرت پر مبنی کتب لکھی جاتی ہیں، اسی طرح جرائد و رسائل میں نفرت پھیلانے والے آرٹیکلز کو جگہ دی جاتی ہے اور آج کے موجودہ دور میں سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے ایسے پیجز اور سائیٹس بن گئی ہیں جو نفرت انگیز مواد کو پھیلا رہے ہیں۔ چند رپورٹس ملاحظہ کریں اس سے صورتحال کی سنگینی کا اندازہ ہو گا:

اطلاعات کے مطابق پاکستان میں کتابوں کے سب سے بڑے بازار اردو بازار لاہور سے متنازعہ مواد کی حامل تقریبا پچاس ہزار کتابیں حکام نے قبضے میں لے لی ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کتابیں تاجروں اور ناشروں نے رضاکارانہ طور پر سرنڈر کی ہیں۔ اردو بازار میں اس وقت کاروباری سرگرمیاں ماند پڑ چکی ہیں اور ہر طرف خوف و ہراس کا عالم ہے۔ وقفے وقفے سے یہاں پولیس اہلکار آتے ہیں اور اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق "متنازعہ" کتابیں اور دکانداروں اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ یہاں سے گرفتار کیے جانے والے دکانداروں کے خلاف دہشت گردی کی دفعات کے تحت بھی پرچے درج کیے جا رہے ہیں۔2

متحدہ علما بورڈ کے اجلاس کے شرکاء نے متفقہ طور پر ۔۔۔ کے ماہنامہ ' آواز اہلسنت '۔۔۔ کی کتاب ' کونڈوں کی حقیقت '، ابو یاسر عبد اللہ کی کتاب ' اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے کا گناہ ' پر پابندی عائد کرنے کی سفارش کر دی ، جبکہ ۔۔۔ کے منشور و دستور پر بھی پابندی عائد کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ مسیحی برادری کی جانب سے دی جانے والی درخواست پر متحدہ علماء بورڈ کے ذمہ داروں نے اجلاس میں مرزا غلام قادیانی کی کتاب ' کشتی نوح ' کا بھی بغور جائزہ لیا اور متفقہ طور پر اس کی اشاعت پر بھی پابندی عائد کرنے کے ساتھ پبلشر پر C/295 کے تحت مقدمہ درج کرنے کی سفارش کر دی گئی۔3

ایک اور رپورٹ کے مطابق متحدہ علماء بورڈ پنجاب کے تحت 250 سے زائد کتب، رسائل، جرائد اور 40 سے زائد خطبات کی سی ڈیز پر پابندی لگانے کی سفارش کی جا چکی ہے، تمام مکاتب فکر کے علماء اور مدارس کی مشاورت کے بعد متحدہ علماء بورڈ کا ضابطہ اخلاق تیار کیا گیا ہے4

اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے نزدیک تم میں سے (دنیا میں) سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں، اور میرے نزدیک تم میں (دنیا میں) سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن مجھ سے دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو باتونی، بلا احتیاط بولنے والے، زبان دراز اور تکبر کرنے والے ہیں"۔5

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمادیا کہ بلا احتیاط بولنے اور زبان درازی کرنے سے عام آدمی اللہ کے نبی ﷺ سے دور ہو جاتا ہے۔ جو لوگ نفرت پر مبنی مواد لکھتے ہیں یا اسے شائع کرتے ہیں جس سے نفرت بڑھتی ہے تو وہ اللہ کے نبی ﷺ سے دور ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"وَلاَ تَسُبُّواْ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّواْ اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ" 6

(مسلمانو!) جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ اللہ کے بجائے پکارتے ہیں، تم اُن کو برا نہ کہو، جس کے نتیجے میں یہ لوگ جہالت کے عالم میں حد سے آگے بڑھ کر اللہ کو بُرا کہنے لگیں۔ (اِس دنیا میں تو) ہم نے اسی طرح ہر گروہ کے عمل کو اُس کی نظر میں خوشنما بنا رکھا ہے۔ پھر ان سب کو اپنے پروردگار ہی کے پاس لوٹنا ہے۔ اُس وقت وہ اُنہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کیا کرتے تھے۔

خدا اور رسول ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں نفرت پر مبنی مواد لکھنا اور اسے کسی بھی صورت میں پھیلانا کوئی اچھا کام نہیں ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

نفرت آمیز تقاریر

نفرت پر مبنی تقاریر ہمارے معاشرے کا اہم مسئلہ ہیں جس سے فرقہ واریت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے

لڑائیاں ہوتی ہیں اور بہت سی جگہوں پر خون خرابہ بھی ہو جاتا ہے۔دین کی محبت پر مبنی تعلیمات کی جگہ نفرت پر مبنی پیغام سے منافرت جنم لیتی ہے۔ہمارے معاشرے کی مجموعی صورتحال بڑی گھمبیر ہے اخبارات میں آئے روز ایسی خبریں موجود ہوتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے لوگ نفرت پر مبنی تقاریر کرے ہیں ایک رپورٹ ملاحظہ ہو:

کراچی کے علاقے لائنز ایریا میں دو مذہبی گروہوں میں تصادم کے بعد کشیدگی برقرار ہے جبکہ پولیس نے آٹھ سے زائد افراد کو حراست میں لیا ہے۔علاقے میں فائرنگ کا سلسلہ ساری رات بھر جاری رہا اور مشتعل افراد نے ایک پولیس موبائل اور چار موٹر سائیکلوں کو نذر آتش کر دیا۔علاقے میں۔۔۔ مسلک کی مسجد سے مرکزی ۔۔۔۔ سندھ کے رہنما۔۔۔کی تقریر پر کشیدگی پیدا ہوئی تھی۔7

جنگ احد میں حضرت سلمان فارسیؓ دشمنان اسلام سے جنگ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ:

" خذها مني وأنا الغُلامُ الفارسيُّ"8

لو (تلوار کے وار کو) اسے میں ایک فارسی غلام ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا اس کی جگہ یہ کیوں نہیں کہتے میں اللہ کے نبی کا مددگار ہوں۔

جو نبی ﷺ حضرت سلمان فارسیؓ کے حالت جنگ میں کہے گئے ایک جملے کو معاف نہیں فرماتے اور ان کو سختی سے اسے تبدیل کرنے کا حکم دیتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نفرت پر مبنی کسی بھی بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔اس لیے ضروری ہے جب مسلمان بات کریں وہ نفرت اور تشدد پر مبنی نہ ہو۔

قبائلی تفریق

امت مسلمہ میں قبائلی تفریق بھی تقسیم کا موجب بن رہی ہے۔امت قومیت بھی ملکوں میں بٹ چکی ہے اس لیے ہر ملک کا دکھ درد الگ ہو چکا ہے۔قومی مفادات اس قدر غالب آچکے ہیں کہ ممالک مسلمان ہونے کے باوجود باہم دست گریبان ہیں ۔ایران عراق کی آٹھ سال تک جنگ رہی،شام ،یمن،لیبیا اور دیگر کئی جگہوں پر مسلمان باہم دست گریبان ہیں اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى ، أَبَلَّغْتُ ؟ قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ"9

"لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے،آگاہ ہو جاؤ! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ ،کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: "حاضر لوگ یہ باتیں غائب لوگوں تک پہنچا دیں۔

عہد نبوی ﷺ کا مشہور واقعہ ہے:

"سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَ

ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوهَا أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ ق"10

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں ایک بار ہم ایک لشکر میں تھے تو ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری کو اس کے پیچھے کی جانب لات مار دی "۔ تو انصاری نے کہا: " اوانصاریو " اور مہاجر نے کہا: " اومہاجرو " رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سنا تو فرمایا: " جاہلیت کی اس پکار کا کیا معاملہ ہے؟ " لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کے پیچھے کی جانب لات مار دی ہے، تو آپ نے فرمایا: "اس (جاہلیت کی پکار) کو چھوڑ دو، کیونکہ یہ بہت بدبودار ہے " ۔ یہ بات عبد اللہ بن ابی نے سنی تو کہنے لگا: " انہوں نے ایسا کیا ہے؟ یاد رکھو اگر ہم مدینہ واپس پہنچے تو جو زیادہ عزت والا ہے وہ ذلیل تر کو اس سے ضرور نکال باہر کرے گا"۔ یہ بات نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پہنچی تو عمر (رض) کھڑے ہوگئے اور کہا: " یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں"۔ تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: " اسے رہنے دو، لوگ یہ بات نہ کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔" اور انصار مہاجرین سے زیادہ تھے جب وہ مدینہ میں آئے، پھر جب میں مہاجرین زیادہ ہوگئے "۔

نبی اکرم ﷺ نے معاشرتی تعصب کی نفی کے لیے اور قبائلی تفریق مٹانے کے لیے اپنے غلام زید بن حارثہ کی شادی اپنی کزن زینب سے کر دی۔11

نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے یہ واقعات بتاتے ہیں کہ انہوں نے ہر طرح کے قبائلی تعصب کی نفی کی اور ان لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جو معاشرے میں قبائلی تعصب پھیلاتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أُحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ"12

تین باتوں کی وجہ سے عرب سے محبت کرو: میں عربی ہوں، قرآن عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہو گی۔

یہ تینوں باتیں بھی اللہ کے دین کی باتیں نبی اکرم ﷺ، قرآن اور جنت کا تصور۔ حضرت علامہ اقبال نے کیا خوبصورت فرمایا ہے:

"عشق ورزی از نسب باید گذشت
ہم ز ایران و عرب باید گذشت
امت او، مثل او نور حق است
ہستی ما از وجودش مشتق است"13

کفریہ فتاوی

پاکستان میں کفر کے فتاوی بہت زیادہ ہو گئے تھے جس سے وطن عزیز میں قتل و غارت گری بہت بڑھ گئی تھی۔ معمولی معمولی باتوں پر کفر کے فتوے لگائے جارہے تھے۔ یہ سلسلہ اس قدر منظّم ہو گیا تھا کہ قائدِ اعظم سمیت کئی رہنماوں پر یہ فتاوی موجود رہے۔ ان فتاوی نے فرقہ واریت کو بڑھاوا دیا ہے اور دنیا میں اسلام کو تضحیک کا نشانہ بنوایا ہے۔ اس حوالے سے چند رپورٹس ملاحظہ ہوں:

بی بی سی پر محمد حنیف نے ایک آرٹیکل کافر فیکٹری کے عنوان سے لکھا جس میں اس مسئلے کی حساسیت کو واضح کیا۔ 14

اسی طرح معروف لکھاری وسعت اللہ خان نے بھی میں سچا مسلمان کیسے بنوں؟ کے عنوان سے اس معاشرتی درد پر روشنی ڈالی کہ یہ کیسے ہمارے معاشرے کو تباہ کر رہا ہے۔ 15

یہ مسئلہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ علمائے کرام نے ریاست سے مطالبہ کیا کہ کفریہ فتاوی دینے والوں کے خلاف کاروائی کی جائے۔ 16

فتوی مشکل کام کو واضح کرنے کو کہتے ہیں 17 عام طور پر اس سے مراد زندگی میں درپیش کسی امر کے بارے میں شرعی حکم جاننے کے لیے اہل علم کے جواب کو فتوی کہا جاتا ہے اور جو فتوی دیتا ہے اسی مفتی کہا جاتا ہے۔ ابراہیم مصطفیٰ لکھتے ہیں:

"اَلْفَتْوَى: اَلْجَوَابُ عَمَّا يُشْكِلُ مِنَ الْمَسَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ أَوِ الْقَانُوْنِيَّةِ" 18

فتویٰ سے مراد وہ جواب ہے جو کسی مشکل، شرعی یا قانونی مسئلہ میں دیا جاتا ہے۔

اہل علم مفتیان کرام جو دین اسلام کا کافی وشافی علم رکھتے ہیں جب ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو انہیں شریعت کے مطابق اس کا جواب دینا ضروری ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ" 19

جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے چھپالیا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔

اصل میں تو فتوی اسی کام کے لیے تھا اور زیادہ تر اس سے یہی کام لیا جاتا ہے مگر پچھلے تیس چالیس سال میں کفریہ فتاوی بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ ایک وقت تھا علما جس معاملے میں سب سے زیادہ احتیاط کرتے تھے وہ کسی پر کفر کا فتوی لگانا ہوتا تھا۔ کفر کی سو وجوہات موجود ہوتیں ایک وجہ مسلمان ہونے کی ہوتی تو وہ تکفیر نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ وہ احادیث مبارکہ تھیں جو اس کی بنیاد بنتی تھیں کہ کسی پر کفر کا فتوی لگاتے ہوئے احتیاط کی جائے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

"أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا" 20

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

اس حدیث کے مطابق اگر کوئی کافر نہیں اور اسے کافر کہا جاتا ہے تو یہ کفر کا فتوی دینے والے کی طرف پلٹ جاتا ہے

اور وہ کافر ہو جاتا ہے۔ کفر و ایمان تو ایسا مسئلہ ہے کہ اگر جنگ کے دوران بھی کوئی کلمہ پڑھ لے تو اس کا خون محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کا اسلام قبول ہے۔ مشہور واقعہ ہے ایک جنگ میں جب ایک مسلمان ایک کافر کو قتل کرنے لگا تو اس نے فوراً کلمہ پڑھ اس پر اس مسلمان نے اسے قتل کر دیا۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس قتل کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس قتل کی مذمت کی اور ناراضگی کا اظہار فرمایا اس پر اس مسلمان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس نے موت کے خوف سے کلمہ پڑھتا تھا اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أفَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ"21

کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کلمہ گو کو کافر سمجھنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

سیرت نبی اکرم ﷺ سے واضح ہوتا ہے کہ دین کا مسئلہ بتانا ضروری امر ہے مگر کسی پر کفر کا فتوی لگانا آسان کام نہیں ہے بلکہ یہ بہت ہی مشکل کام ہے۔ اس لیے اس معاملے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کفریہ فتاوی سے پرہیز کر کے ہم نبی اکرم ﷺ کی امت کو فرقہ واریت سے نجات دلا سکتے ہیں۔

فقہی اختلافات

لوگوں نے فقہی اختلافات کو معاشرتی اختلافات کی بنیاد بنا لیا ہے جس کی وجہ سے امت مسلمہ میں مسائل جنم لے رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ فقہی اختلاف کو علمی بنیادوں رکھا جائے اور اظہار کیا جائے عام آدمی اسے معاشرتی تفریق کا ذریعہ نہ بنائیں۔

"المسائل الخلافية التى لم يتفق عليها من يعتد بخلافه من العلماء"22

اختلافی مسائل سے مراد وہ مسائل ہیں جن میں ان علما کا اختلاف ہو جن کے اختلاف کو اختلاف شمار کیا جاتا ہے۔

فقہی اختلاف کی کئی وجوہات ہیں یہ قرآن کی آیت کی تفہیم میں اختلاف سے جنم لیتے ہیں جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ"23

اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں لفظ اَرْجُلَکُمْ میں لام پر زبر پڑھنے کی قرات مشہور ہے، لام پر زبر پڑھنے سے اَرْجُلَ (پاؤں) کا عطف وُجُوہَ (چہرے) پر ہو گا اور چہرہ دھونے کا حکم ہے تو پاؤں بھی دھوئے جائیں گے۔ لیکن ایک قرات میں اسے اَرْجُلِکُمْ بھی پڑھا گیا ہے یعنی لام پر زیر کے ساتھ، لام پر زیر پڑھنے سے اَرْجُلِ (پاؤں) کا عطف رُؤُوسِ (سر) پر ہو گا اور چونکہ سر کے مسح کا حکم ہے تو پاؤں پر بھی مسح کیا جائے گا۔ اس طرح قراتوں کے اختلاف کی وجہ سے احکام کی تعبیر میں اختلاف ہوا۔

اسی طرح اس حدیث کی بھی تفہیم سے دو مطلب بن رہے ہیں:

"قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنْ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمْ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ "24

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے فارغ ہوئے تو ہم سے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بنو قریظہ کے محلّہ میں پہنچنے سے پہلے نماز عصر نہ پڑھے لیکن جب عصر کا وقت آیا تو بعض صحابہ نے راستہ ہی میں نماز پڑھ لی اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم بنو قریظہ کے محلّہ میں پہنچنے پر نماز عصر پڑھیں گے اور کچھ حضرات کا خیال یہ ہوا کہ ہمیں نماز پڑھ لینی چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ نہیں تھا کہ نماز قضاء کر لیں۔ پھر جب آپ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر بھی ملامت نہیں فرمائی۔

یہ فقہی اختلاف علم کی بنیاد پر ہوتے ہیں جو وسعت کا باعث بنتے ہیں لیکن ان اختلافات کو بنیاد بنا کر لوگوں نے الگ فرقے بنا لیے ہیں اور مخالف رائے رکھنے والوں کو اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں یہ درست رویہ نہیں ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی سیرت گواہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کے نماز کے معاملے میں ہر دو کو سکوت کے ذریعے جائز قرار دیا ہے۔ اس لیے ہمیں بھی ان اختلافات کو فرقہ واریت کا باعث نہیں بنانا چاہیے۔

فرقہ کی بنیاد پر مساجد و مدارس اور سپیکر کا غلط استعمال

مسجد اور مدرسہ اسلام کی خدمت کے اہم مقامات ہیں یہیں سے اللہ کا پیغام گھر گھر پہنچایا جاتا ہے۔ لوگ بڑی عقیدت سے مساجد و مدارس کے لیے زمینیں وقف کرتے ہیں اور عطیات دیتے ہیں۔ علمائے کرام بھی صبح شام دین اسلام کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"انَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ "25

اللہ کی مساجد کو آباد کرنا تو اس کا کام ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، زکاۃ ادا کرے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے، امید ہے کہ ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ نے امت مسلمہ کو گھروں اور محلوں میں مساجد تعمیر کرنے اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔26

اللہ کی مسجد آباد کرنے والے ہدایت یافتہ لوگ ہوتے ہیں۔ اب صورتحال عجیب رخ اختیار کر چکی ہے ہم نے خود سے اللہ کی مسجدوں کو جو اللہ کے گھر تھے انہیں فرقوں اور مسلکوں میں تقسیم کر دیا ہے مساجد سے خدا کی بجائے فرقوں کو وابستہ کر لیا ہے۔ اسی لیے ہمارے معاشرے میں یہ عام سی بات ہے کہ مساجد پر لکھا ہوتا ہے فلاں مسلک یا جماعت کے لوگ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس سے فرقہ واریت میں اضافہ ہوا ہے وہ جگہ جو مسلمانوں میں اتحاد و وحدت کی جگہ ہونی تھی اسے فرقوں میں بانٹ کر فرقہ کے نام کر کے معاشرے میں تفریق پیدا کی گئی ہے۔

ایک اہم مسئلہ قبضے کی جگہ پر مساجد کی تعمیر کا بھی ہے ہوتا ہے یہ کہ دوسرے مسلک کی مسجد کے سامنے مسجد بنائی جاتی جو مستقل امن و امان کا مسئلہ بنی رہتی ہے۔ یہ مسئلہ اس قدر گھمبیر ہے کہ اس کے لیے حکومت کو باقاعدہ کمیٹیاں بنانی

پڑی ہیں۔

نئی مسجد کیلئے این او سی ضروری, ضلع کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ ڈی سی نگرانی کریگا، پہلے سے موجود مسجد سے 500میٹر فاصلہ لازمی ہو گا، ضلع کمیٹی میں تمام مسالک کے علما شامل،10روز میں سفارشات تیار کر کے انتظامیہ کو دے گی۔27

سپیکر کا بے تحاشہ استعمال ہمارے معاشرے میں بہت عام ہو چکا ہے مساجد میں اذان اور خطبہ وغیرہ کے لیے سپیکر کا استعمال مستحسن ہے اب اس کا استعمال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور بہت سے مقامات پر مخالف مسلک کے لوگوں کو رگڑا لگانے کے لیے سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے نتیجے میں تشدد جنم لیتا ہے اور لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے۔اور اسے مخالفین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اب اخلاق سے بڑھ کر یہ قانونی مسئلہ بن چکا ہے رپورٹ ملاحظہ ہو:

پاکستان میں ملتان پولیس نے اڑتیس پیش اماموں کے خلاف لاؤڈ سپیکر ایکٹ کی خلاف ورزی پر مقدمات درج کر لیے ہیں جبکہ پانچ کو حراست میں لے لیا ہے۔28

مدارس کی صورتحال تو اور بھی عجیب ہے ہم نے سرکاری طور پر مدارس کو پانچ مسالک میں الگ الگ تقسیم کر رکھا ہے۔ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا اور ایک دوسرے سے تعلیم و تعلم کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ایک دور تھا مدارس فرقوں سے پاک ہوا کرتے تھے علما ایک دوسرے سے استفادہ و افادہ کرتے تھے۔اب مندرجہ ذیل پانچ وفاق کام کر رہے ہیں:

تنظیم المدارس پاکستان

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

تنظیمات مدارس پاکستان

رابطہ المدارس الاسلامیہ پاکستان

ان مدارس میں الگ الگ نصاب تعلیم پڑھایا جاتا ہے،اسی طرح اس میں پڑھنے اور پڑھانے والوں کا تعلق ایک مسلک سے ہوتا ہے وہ دوسروں کے علمی کاموں سے آگاہ نہیں ہوتے۔یہ مسئلہ کافی سنگین ہو گیا ہے اور اب اسے امن و امان کے ادارے دیکھ رہے ہیں نیکٹا نے اس معاملے پر تحقیق کے لیے ماہرین کا ایک گروپ تشکیل دیا انہوں نے اس حوالے آٹھ تجاویز حکومت دیں وہ لکھتے ہیں:

"مدارس کی فرقہ ورانہ و مسلکی شناخت ختم کی جائے"29

ہماری مساجد کو مسجد نبوی ﷺ اور ہماری محافل کو محافل نبی اکرم ﷺ اور ہمارے اداروں کو ادارہ صفہ کی پیروی کرنی چاہیے۔اس وقت مسجد اسلام کی مسجد تھی کسی فرقہ کی مسجد نہ تھی،اسی طرح مسجد کے پڑوس کا خیال رکھا جاتا تھا کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور صفہ میں قائم ادارہ کسی فرقے کا نہیں تھا بلکہ اسلام کا ادارہ تھا اور اس کا نصاب بھی قرآن و سنت کے واضح اصول تھا۔

بہت سے فرقہ ورانہ مسائل کی جڑ تعصب ہے۔انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ غلط ہے یا اس کا نظریہ درست نہیں ہے مگر فرقے اور مسلک کے تعصب میں وہ اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرتا اور مدمقابل کے خلاف ڈٹا رہتا ہے اور ملک و قوم کو اختلاف کا شکار کیے رکھتا ہے۔ یہ تعصب کی انتہا ہے کہ انسان جانتے ہوئے ظالم کا ساتھی بن کر مظلوم کے مدمقابل بن جائے. اختلاف تو موجود ہے اور موجود رہے گا مگر مسلک کی وجہ سے اس حد تک تعصب برتا جاتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے رشتہ مسلک دیکھ کر کرتے ہیں۔ بہت سے واقعات ایسے ہیں جس میں شادی شدہ جوڑے دس پندرہ سال ساتھ زندگی گزارنے اور کئی بچوں کا ماں باپ بننے کے بعد مسلک الگ ہونے کی وجہ سے نوبت طلاق تک پہنچ گئی۔ مخالف مسلک کے لوگوں کو مسجد بنانے اور ان کے مسلک کے مطابق مذہبی رسومات ادا کرنے میں مانع بنتے ہیں۔ایک بڑے دارالعلوم کا فتوی دیکھ رہا تھا اس میں مخالف مسلک کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے روکا گیا تھا سوال یہ تھا کہ میرے مسلک کے مخالف مسلک کی مسجد میرے گھر کے ساتھ موجود ہے کیا میں وہاں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اس کا جواب تھا:

"جب تھوڑی دوری پر۔۔۔۔ کی مسجد ہے تو وہیں جاکر باجماعت نماز ادا کریں"30

مخالف مسلک کے لوگوں کو زمین فروخت نہیں کی جاتی اور بہت سے دیگر معاشرتی تعلقات کو روا نہیں رکھا جاتا۔ مسجد تو اللہ کا گھر ہوتی ہے بعض مقامات پر مساجد کو صرف اس لیے گرا دیا گیا کہ وہ مخالف مسلک کی مساجد تھیں۔

آپ ﷺ کی مشہور حدیث ہے:

"قَالَ أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ "31

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول: عصبیت کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عصبیت یہ ہے کہ تم اپنی قوم کا ظلم وزیادتی میں ساتھ دو، اور ان کی مدد کرو۔

دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ. "32

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عصبیت کی طرف بلائے، وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی بنیاد پر لڑائی لڑے، اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو تعصب کا تصور لیے ہوئے مرے"۔

اللہ اکبر تعصب کرنا تو دور کی بات ہے خاتم الانبیاء ﷺ فرما رہے ہیں کہ جو تعصب کا تصور لیے ہوئے بھی مر جائے وہ مسلمان نہیں مرے گا۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"مَن تَعَصَّبَ أو تُعُصِّبَ لَهُ فقَد خَلَعَ رِبْقَ الإيمانِ مِن عُنُقِهِ .و في نَقلٍ : فقَد خَلَعَ رِبقَةَ الإسلامِ مِن عُنُقِهِ"33

جو تعصب کرے یا جس کی وجہ سے تعصب کیا جائے ایمان اس کے دل سے نکل جائے گا۔اللہ اسلام کو بھی اس سے

الگ کر دے گا۔

ان فرامین نبوی ﷺ کا تقاضا ہے کہ تعصب کے پردوں کو ہٹانا چاہیے اور دنیا کو صاف شفاف انداز میں دیکھنا چاہیے۔

بین الاقوامی سازشیں

فرقہ وایت کا ایک بنیادی مسئلہ بین الاقوامی سازشیں بھی ہیں۔ مسلم امہ وسائل سے مالا مال ہے اور اس میں افراد کی بھی کمی نہیں ہے پچھلے دو سو سال میں قیادت کا فقدان او ردیگر عوام کی وجہ سے انحطاط کا شکار رہی۔ بین الاقوامی قوتوں کے مفادات اس میں ہیں کہ امت فرقہ واریت میں الجھی رہے اور وہ امت کے وسائل کو لوٹتے رہیں۔ وہ اپنا اسلحہ بیچتے ہیں اور مسلمان ایک دوسرے کے خلاف استعمال کے لیے اسلحہ خریدتے ہیں۔اس سے مسلمانوں کے وسائل اور قوت مسلمانوں کے خلاف ہی استعمال ہوتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت علیؑ کو مخاطب کرتے ہوئے مومن علامات کا ذکر کیا اور فرمایا:

"جَوَّالَ الْفِكْرِ- جَوْهَرِيِ الذِّكْرِ- كَثِيراً عِلْمُهُ - عَظِيماً حِلْمُهُ" 34

اس کی فکر بہت تیز ہوتی ہے، اللہ کو یاد کرنے والا، صاحب علم وحلم ہوتا ہے

جب مومن کی فکر تیز ہوتی ہے تو اسے دوست و دشمن کی پہچان بھی جلدی ہو جاتی ہے اس لیے سیرت کا یہ پہلو رہنمائی کرتا ہے کہ ہم فطانت کے ساتھ بین الاقوامی سازشوں کا سمجھیں اور ان کا شکار ہونے سے بچیں۔

آمد ورفت کی کمی

فرقہ ورانہ مسائل پیدا ہونے اور ان کے آگے بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا نہیں ہے۔ ہمارے سامنے دوسرے مسلک کی مسجد یا مدرسہ موجود ہے ہم اس مسجد میں نماز ادا نہیں کرتے اور نہ ہی اس مدرسہ سے شرعی مسئلہ پوچھتے ہیں بلکہ اپنے مسلک کے عالم کی طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔اپنے ارد گرد موجود دوسرے مسالک کے لوگوں سے بھی ان موضوعات پر بات چیت نہیں کرتے۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب مشہور فرمان ہے:

" اخْتِلَافُ أُمَّتِي رَحْمَةٌ "35

میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

یہاں اختلاف کا معنی اردو والا اختلاف لیا جاتا ہے مگر اہل علم نے اختلاف کا معنی آنا اور جانا بھی نقل کیا ہے اس لیے اگر اس حدیث کو آنے اور جانے کے معنی میں لیں تو یہ حدیث کہہ رہی کہ میری امت کا آنا جانا رحمت ہے اور آنے جانے سے ہی مسائل حل ہوں گے۔

عدم آگاہی و مفروضات

ایک اہم مسئلہ دوسروں کے لٹریچر سے آگاہ نہ ہونے کا ہے اس کے نتیجے میں سنی سنائی باتوں پر دوسروں کے متعلق نظریات بنائے جاتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی مسلک کی مخالفت میں لکھی کتب سے ہی اس مسلک کے بارے میں مجموعی رائے قائم کر لی جاتی ہے یہ بہت ہی غلط رویہ ہے۔ عدم آگاہی سے بھی بڑا مسئلہ غلط آگاہی ہے کیونکہ عدم

آگاہی کسی عمل یا رد عمل کے ساتھ نہیں ہوتی لیکن اگر کسی مسلک کے بارے میں غلط اطلاع ہو تو اس پر فتاوی بھی آ جاتے ہیں۔

ایک بہت اہم مسئلہ جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت عام ہو رہی ہے وہ ایک دوسرے کے بارے میں خود ساختہ مفروضات ہیں۔بغیر تحقیق کے فرض کر لیا جاتا ہے کہ فلاں فرقہ مشرک ہے،فلاں فرق گستاخ رسول ﷺ ہے،فلاں فرقہ گستاخ صحابہ ہے اور فلاں فرقہ قبر پرست ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالی نے واضح حکم دیا ہے:

"وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولً"36

کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ،کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔

جو غلط نظریہ کسی کا نہیں ہے اس کی نسبت اس کی طرف دینا ایک طرح کی بہتان تراشی ہوتی ہے حدیث میں آیا ہے:

'' عن علي قال: البهتان على البراء أثقل من السموات. الحكيم''37

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ بہتان تراشی کرنا آسمانوں سے زیادہ وزنی ہے۔

قرآن وسنت دونوں نے بغیر علم کے بات کرنے اور دوسروں پر تہمت لگانے سے منع کیا ہے اگر ہم اس سیرت کے اس پہلو سے رہنمائی لیں تو ہمارے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

بھائی چارہ اور سیرت پیغمبر ﷺ

ہمارے معاشرے میں بھائی چارے کا فقدان اس لیے چھوٹی چھوٹی باتوں لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔اسلام نے مسلمانوں کو باہمی طور پر بھائی چارے کی تعلیمات دی ہیں جب تک مسلمانوں نے ان تعلیمات کا خیال رکھا وہ وسائل کے بغیر بھی بڑے بڑے لشکروں سے لڑ گئے اور جب بھائی چارے کو چھوڑا باہمی جنگوں میں الجھ گئے۔اسلام میں انصار ومہاجرین کا بھائی چارہ اسلامی بھائی چارے کی اعلی مثال ہے جس کی بنیاد سرور دو عالم رکھی تھی اور فرمایا تھا:

"تَآخَوْا فِي اللَّهِ أَخَوَيْنِ أَخَوَيْنِ"38

اللہ کی وجہ سے بھائی بھائی ہو جاو۔

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ"39

مسلمان مسلمان کے بھائی ہیں وہ دوسرے کے سامنے سیسہ پلائی دیوار ہیں۔

ان تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل کر کے ہم فرقہ واریت سے نجات پا سکتے ہیں۔

فرقہ بندی، تنازع اور سیرت پیغمبر ﷺ

نبی اکرم ﷺ نے فرقہ بندی کی نفی فرمائی اور تنازع پیدا ہو جانے کی صورت میں اس کے حل کے طریقے بتائے اور عملی طور پر انہیں حل کر کے بھی بتایا۔سیرت طیبہ کا تنصیب حجر اسود کا ایک واقعہ اپنے اندر کئی طرح کی رہنمائی حامل ہے۔

قریش نے آپس میں طے کیا کہ خانہ کعبہ کی اچھے انداز میں تعمیر کریں۔قریش کے تمام قبائل نے عزت و وقار کے حصول کی خاطر اس تعمیر کا ایک ایک حصہ اپنے ذمہ لے لیا۔جب دیواریں اس مقدار تک بلند ہو گئیں کہ اس پر ''حجر اسود'' کو نصب کیا جائے،اس وقت تنصیب کے امر کو لیکر قبیلوں کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ یہ شرف اسے نصیب ہو۔کشیدگی اور اختلاف بڑھتا گیا۔ایک ساتھ کام کرنے والے،ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہو گئے۔قریش کے سب

سے سن رسیدہ ''ابوامیہ'' نے تجویز دی کہ اس وقت جو شخص سب سے پہلے مسجد میں داخل ہو، اس سے فیصلہ کروایا جائے اور پھر سب اس کو قبول کرلیں اور یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ سب نے یہ بات تسلیم کی اور آنے والے کا انتظار کرنے لگے، اتنے میں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔ جب سب کی نگاہیں پیغبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پڑیں تو سب نے کہا، یہ تو ''امین'' ہیں، ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، ہم سب انکے فیصلہ کو قبول کریں گے۔

لوگوں نے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا۔ آنحضرت نے فرمایا ایک چادر لے آو۔ چادر لائی گئی۔ آنحضرت نے چادر پھیلائی اور 'حجر اسود'' کو اس میں رکھ دیا اور فرمایا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کا ایک حصہ تھامے تاکہ سبھی کو یہ شرف حاصل ہو جائے۔ سرداروں نے ایک ایک گوشہ پکڑ لیا اور حجر اسود کو اسکے نصب کرنے کی جگہ تک لے گئے۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھ رہے تھے کہ اگر تنصیب کا کام کسی ایک کے ذمہ کر دیا تو جنگ اور خونریزی شروع ہو جائے گی، اس لئے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود اپنے دست مبارک سے ''حجر اسود'' کو اٹھا کر اسے اس کی جگہ پر نصب کر دیا اور اس طرح سے یہ مسئلہ حل ہوا۔ 40

اس طرح قریش کو باہم دست و گریبان کرنے والا تنازع آپ ﷺ نے بڑی حکمت عملی سے حل کر لیا۔ آج ہم حکمت نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے تناعات کو حل نہیں کرتے اور وہ بڑی گھمبیر صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی اس سیرت سے رہنمائی ملتی ہے کہ کسی کو شکست دے کر حاصل کی گئی جیت جیت نہیں ہوتی بلکہ اصل کامیابی یہ ہوتی ہے کہ ہر فریق اسے اپنی کامیابی سمجھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ" 41

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ اِن علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔

سیرت کے اس گوشے سے رہنمائی لے کر ہم فرقہ بندی سے نکل سکتے ہیں اور ساتھ ہی تنازع کی صورت میں اس کا خوبصورت حل نکال سکتے ہیں جو تمام فریقوں کو قبول ہو۔

نصاب کے مسائل

ہمارا نصاب کئی طرح کے مسائل کا شکار ہے اس میں بڑے پیمانے پر تبدیلیوں کی ضرورت ہے اس میں سیرت کے عملی پہلوؤں کو شامل کیا جانا چاہیے جن کی بنیاد پر معاشرے میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ نصاب تعلیم میں دو طرح کے مسائل ہیں ایک تو ہمارے عام نصاب میں کہیں بھی اسلامی مسالک کا کوئی تعارف نہیں ہے۔ ہماری یونیورسٹیز سے گریجوایٹ طلبا بھی

مسالک کے بارے میں سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے اپنے نظریات تشکیل دیتے ہیں، دوسرا مسئلہ کئی ایسے مسائل کا شامل ہونا ہے جو فرقہ واریت کی کا باعث بن رہے ہیں جن کی وجہ سے نفرت اور تعصب جنم لیتا ہے۔

ڈان چھپی عامر ریاض کی ایک تحقیقی رپورٹ نے اس حوالے سے کئی مقامات کی نشاندہی کی ہے :

ایک واقعہ بہادر شاہ اوّل کے دور کا ہے، جب خطبہء جمعہ اور اذان میں مسلکی بنیاد پر تبدیلی کی گئی تھی، تو دوسرا واقعہ ٹیپو سلطان کے دور کا ہے۔ 2009ء تک تو اس واقعے میں مسلک کا نام بھی لکھا جاتا تھا۔ اس کی نشاندہی میں نے 2010 میں چھپنے والی اپنی رپورٹ میں کی تھی۔ سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ مذہبی منافرت اور فرقہ واریت پر مبنی واقعات کو نوخیز ذہنوں سے کچی عمر میں متعارف کروانے کے پیچھے کیا مقاصد ہیں۔ 42

مدارس کے طلبا کی صورتحال بھی یہی ہے یہاں بھی دیگر مسالک کے نظریات کا تعارف نہیں کرایا جاتا بلکہ صورتحال الٹی ہے عقیدہ کی نصابی کتب پڑھاتے ہوئے دیگر مسالک کو رگڑا لگا دیا جاتا ہے۔ بہت سے مقامات پر دیگر مسالک کے رد میں باقاعدہ کورسز کرائے جاتے ہیں۔ان کورسز میں شریک طلبا کو باقاعدہ مناظرانہ انداز میں پڑھایا جاتا ہے کہ دوسرے مسلک کے لوگوں کا عقیدہ غلط ہے اور اس کے خلاف قرآن وسنت سے یہ دلیلیں ہیں۔اپنا نظریہ دلیل سے پڑھانا تو سمجھ میں آتا ہے مگر دیگر مسالک کے عقائد کا رد فرقہ واریت میں اضافہ ہی کرتا ہے۔ مولانا اسرار مدنی جامعہ حقانیہ کے فاضل ہیں اور مدارس کے نصاب پر گہری نظر رکھتے ہیں وہ تجزیات پر شائع اپنے ایک آرٹیکل میں تجویز دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

نصاب تعلیم دینی ہو یا عصری وہ قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو محفوظ مستقبل دینے کے لئے ہمیں ایک متوازن، مثبت اور رواداری پر مبنی نصاب و تعلیم مرتب کرنا پڑے گا جو ہماری سماجی، معاشی، معاشرتی، تہذیبی ،ثقافتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے لئے قابل قبول ہو۔43

ہمیں سیرت طیبہ کی روشنی میں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نصاب تعلیم ترتیب دینے کی ضرورت ہے جس میں کسی قسم کی کمی نہ ہو۔

نتائج

۱۔ نفرت انگیز مواد و تقاریر فرقہ واریت کی باعث جس کی سیرت میں کوئی جگہ نہیں۔

۲۔ لسانی، قبائلی اور فقہی اختلافات موجود ہیں جن کو سیرت کی روشنی میں دیکھنا ہوگا۔

۳۔ نصاب تعلیم میں ایسے مواد موجود ہے جو فرقہ واریت کا باعث بن رہا ہے اسے بھی سیرت کی روشنی میں حل کرنا ہوگا۔

۴۔ کفریہ فتاوی اور فرقہ کی بنیاد پر مساجد و مدارس اختلافات کو بڑھا رہے ہیں۔

۵۔ تعصب، فقہی اختلافات، آمد و رفت کی کمی، مفروضات، بھائی چارے کی کمی کو دور کرنے کے لیے سیرت کی رہنمائی ضروری ہے۔

۶۔ بین الاقوامی سازشیں موجود ہیں جنہوں اس بصیرت سے دور کرنا ہوگا جس کی رہنمائی آپ ﷺ نے فرمائی۔

تجاویز

۱۔ نفرت انگیز مواد پر قانونی قدغن لگائی جائے، پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کی بھی نگرانی کی جائے۔

۲۔ فتوی کے نظام کو مرکزی سطح پر کنٹرول کیا جائے گلی محلے میں فتاوی کے مراکز کو بند کرنا ہوگا۔

ادب اختلاف کو بطور نصاب تعلیم پڑھایا جائے۔

۳۔مسالک اور ان کے نظریات کا مختصر تعارف نصاب تعلیم کا حصہ بنایا جائے۔

۴۔مساجد و مدارس کے نصاب کو فرقہ واریت سے پاک کیا جائے، تعصب کے مضرات بتائے جائیں۔

۵۔بھائی چارے کے فروغ اور معاشرتی تبدیلی کے لیے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے عملی پہلوؤں کی تعلیم کو معاشرے کا حصہ بنایا جائے۔

۶۔ایک دوسرے کی مساجد و مدارس میں آنے جانے کا انتظام ہونا چاہیے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

---

[1] ۔ أحمد، أبوعبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل، 5/ 411، برقم:23536، تعليق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421ه -- 2001 م محمد ی رے شہری، میزان الحکمہ، دار الحدیث، قم، میزان الحکمة، ج ٤ ص ٣٦٢٩ .

[2]۔ https://www.dw.com/ur/%D9%85%D8%AA%D9%86%D8%A7%D8%B2%D8%B9%DB%81-%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8%D9%88%DA%BA-%DA%A9%DB%92-%D8%AE%D9%84%D8%A7%D9%81-%D8%A2%D9%BE%D8%B1%DB%8C%D8%B4%D9%86-%D8%B4%D8%A8%D9%84%DB%8C-%D9%86%D8%B9%D9%85%D8%A7%D9%86%DB%8C-%DA%A9%DB%8C-%D8%AA%D9%84%D8%A7%D8%B4/a-18215071 24-11-2019

[3]. 24-11-2019 https://jang.com.pk/news/626829-national

[4]. https://www.urdupoint.com/daily/livenews/2019-03-07/news-1848016.html 24-11-2019

[5] ۔ ترمذی، محمد بن عیسی، الجامع الکبیر، دار الغرب الاسلامی، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، ج ۳ ص ۵۴۵، حدیث نمبر: 2018

[6] ۔ سورۃ الانعام: ۱۰۸

[7]۔ https://www.bbc.com/urdu/pakistan/story/2007/04/070411_linesarea_tension_rs.shtml 24-11-2019

[8] ۔السجستاني، سليمان بن الاشعث، سنن ابي داود، بيروت، دارالفكر سنن ابي داود، ج2، ص ٦٢٥

[9] ۔ أحمد، أبوعبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل، 5 / 411، برقم:23536، تعليق شعيب الأرنؤوط، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421ھ- 2001 م محمدی رے شہری، میزان الحکمہ، دار الحدیث، قم، میزان الحکمۃ، ج ٤ ص ٣٦٢٩

[1010] ۔بخاری، الجامع الصحیح، حدیث نمبر ۴۹۰۵

[11] ۔ عسقلاني، ابن حجر، الاصابة في تميز الصحابة، ج ا، ص ۵۴۵.

[12] ۔حاکم، المستدرک علی الصحیحین، فضل کافۃ العرب، 4: 97، رقم:6999، بیروت: دار الکتب العلمیۃ

طبراني، المعجم الکبیر، 11: 185، رقم:11441، الموصل: مکتبۃ الزھراء

ھیثمي، مجمع الزوائد، 10: 52، بیروت، القاھرۃ: دار الکتاب

[13] ۔ اقبال لاھوري، کلیات اشعار فارسي، ص ۱۱۰

[14] . 24-11-2019 11:13am https://www.bbc.com/urdu/pakistan/2010/05/100529_hanif_colmn .

[15] . 24-11-2019 11:15am

https://www.bbc.com/urdu/pakistan/2012/08/120826_baat_se_baat_wusat_tk.shtml

[16]۔ https://jang.com.pk/news/584618-topstory 24-11-2019 11:11am

[17] ۔ ابنِ منظور، لسان العرب، 15: 147، بیروت، دار صادر

الازھری، تھذیب اللغۃ، 14: 234، بیروت، دار احیاء التراث العربی

[18] ۔ إبراھیم مصطفی، المعجم الوسیط، 2: 673، دار الدعو

[19] ۔ ترمذی، السنن، کتاب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ماجاء في کتمان العلم، 5: 29، رقم:2649، بیروت: دار إحیاء التراث العربي

[20] ۔ بخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ الْأَدَبِ، حدیث نمبر 6104

[21] ۔ مسلم، الصحیح، کتاب الایمان، باب تحریم قتل الکافر بعد أن قال لا إلہ إلا اللہ، 1 : 96، رقم:96

ابو داؤد، السنن، کتاب الجھاد، باب علی مایقاتل المشرکون، 3 : 393، رقم:2643

[22] ۔ محمد رواس، معجم لغۃ الفقھاء، ادارۃ القرآن والعلوم السلامیہ ص ۱۹۸

[23] ۔۔سورۃ المَآئِدَۃ، 5: 6

[24] ۔ البخاری، الجامع الصحیح، کِتَابُ صَلَاۃِ الخَوْفِ، حدیث نمبر 946

[25] ۔ التوبہ: 18

[26] ۔ ابو دائود کتاب الصلوٰۃ باب اتخاذ المساجد فی الدور حدیث نمبر 384

27۔ https://dunya.com.pk/index.php/city/islamabad/2018-11-25/1344255

28

۔https://www.bbc.com/urdu/interactivity/debate/story/2004/07/040719_mosque_loudspeakers_ms.shtml

29۔۔ https://dailypakistan.com.pk/15-Jan-2017/509446 24-11-19

30۔ http://www.darulifta-deoband.com/home/ur/Dawah--Tableeg/4058 24-11-2019

31 ۔ سنن ابن ماجہ، ج۴ ص۳۲۷، دارالمعرفہ، بیروت، طبع اولی ۱۹۹۴ء

32 ۔ المناوی، فیض القدیر، ج۵ ص۳۸۶، دارالمعرفہ، بیروت، طبع الثانیہ ۱۹۷۲ء امام داوود، بابِ فِي الْعَصَبِيَّةِ، حدیث نمبر: 5121

33 ۔ المحمدي الري شهري، میزان الحکمہ، دارالحدیث قم، ج7 ص418

34 ۔ مجلسی، محمد باقر، دار الحدیث، قم، بحار الانوار، جلد67، ص210

35 ۔ المناوي، "فیض القدیر" 1: 212

36 ۔ سورۃ الاسراء: ۳۶

37 ۔ ہندی، حسان الدین، کنز العمال، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج۳ ص ۳۲۲، رقم الحدیث: 8810

38 ۔ ابوزھرہ، خاتم النبیین، وزارت امور دینیہ، قطر، ص ۶۶۴ طبری، الریاض النضرہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ص ۲۷

39 ۔ هندي، کنزل العمال، ج1، ص149

404040 ۔ سیرۃ ابن ہشام، ج ا، ص ۱۹۲۔۱۹۷، طبع ۱۳۷۵ھ، بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۳۳۷۔۴۱۲

41 ۔ آل عمران: ۱۰۳

42۔ https://www.dawnnews.tv/news/1030410

43۔ https://www.tajziat.com/article/1270